مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں۔

مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب کا عصر کے وقت جو درس القرآن ہوتا تھا۔ اور بوجہ رمضان بند ہو گیا تھا۔ اب پھر شروع ہو گیا ہے ؛

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا درس بعد نماز فجر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیتے ہیں ؛

ہفتہ گذشتہ میں دو تین بار آندھی آئی۔ اور کسی قدر بارش بھی ہوئی ؛

۱۵ر جون ایک شہادت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی گورداسپور تشریف لے جائینگے۔

نامہ نبر

مغربی افریقہ میں تبلیغ

اندرون ملک کا سفر

شہر میں لیکچر اور عام تبلیغ

ہال اور شہر میں کھلی ہوا کے لیکچروں کا سلسلہ شروع ہے۔ سلسلہ درس حدیث وقرآن برابر جاری ہے حضرت مسیح موعود کی کتب کے انگریزی میں ترجمہ شدہ حصہ کو یوربا میں ترجمہ کر کے سنایا جاتا ہے۔ شہر کی تینوں قسمتوں اور ان کے اضلاع میں درس شروع ہیں۔ مرد و عورتیں اخلاص کے ساتھ تحصیل علم میں مصروف ہیں۔ افریقن مبلغین اپنا فرض منصبی زیر ہدایات امیر کے آنرا جو سے نہایت عمدگی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ ہر ایتوار کو ہر قسمت کا سکریٹری اپنی کارگزاری اور ممبروں کے اضافہ کی رپورٹ کرتا ہے ؛

مسیحی طبقہ میں ہلچل

لیگوس کے تعلیم یافتہ طبقہ میں احمدی مبلغین کی تقاریر نے ایک حرکت پیدا کی ہے۔ ان کے قسیس خائف ہیں۔ اور ان کے کلام کا جہاں تک مسلمانوں سے تعلق ہے۔ خاتمہ ہو چکا ہے۔ اگر کوئی مسلمان تعلیم یافتہ نوجوان ابھی احمدی نہیں ہوا۔ تو عیسائی ہونے سے بھی رک گیا ہے ؛

جو عیسائی ہو چکے ہیں۔ وہ صرف اسوقت کے منتظر ہیں کہ ہم ان کے سوشل تعلقات اور پوزیشن کے مطابق کوئی عبادت کی جگہ حاصل کر سکیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جب سلسلہ احمدیہ

بنی ایکی عمدہ مسجد اور ہال وغیرہ بنالیگا۔ تو پھر ہمارے لئے شامل ہونا آسان ہو گا۔ (گو یہ دنیا دارانہ خیالات ہیں۔ لیکن دنیا داروں کو دیندار بنانے سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ ان کے لئے بڑے پیمانہ پر نہ سہی معمولی طور پر ہی کوئی سامان ہو) مجھ سے متعدد مسیحی نوجوانوں نے اور اگلے دن ایک بارسٹر صاحب نے کہا۔ اسلام کی نسبت ہمارے خیالات بالکل تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور مسیحی طبقہ میں ہلچل ہے ؛

مسلمانوں کی قابل افسوس حالت

مجھے ساحل مغربی افریقہ پر آئے ہوئے ایکسال سے زیادہ عرصہ ہو گیا۔ یہاں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو عربی زبان سمجھتے ہیں۔ مسائل سے واقف ہیں۔ بعض ان میں سے لوگوں سے کہتے ہیں کہ :۔

" آمد مہدی کا وقت ہے۔ نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی آواز نہیں آتی کہ مہدی آگیا ہے۔ اسلئے توجہ کی ضرورت ہے"

مگر با این ہمہ مقدمہ بازی۔ جہالت۔ بد رسومات اور ہر قسم کی شرارتوں میں مصروف ہیں۔ سلسلہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک احمدیوں کی بڑی غلطیاں یہ ہیں کہ وہ۔ (۱) ہاتھ سینے پر رکھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ (۲) بزرگوں کی رسومات کو ترک کرتے ہیں (۳) انسانوں کو سجدہ نہیں کرتے (۴) عورتوں کو پڑھاتے ہیں۔ (۵) انگریزی لباس پہنتے ہیں۔ (۶) ناچنے گانے کے مخالف ہیں۔ (۷) پر امن مہدی کا وعظ کرتے ہیں۔ حالانکہ مہدی کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن ہونا چاہئے۔

ان جوہوں کے سبب سلسلہ کے خلاف ہر شرارت جائز سمجھی جاتی ہے۔ اور ہر طرح کا جھوٹ روا رکھا جاتا ہے اللہ ان لوگوں پر رحم کرے ؛

ایک عجیب سوال اور الفاؤں کی جہالت

سوالات کے دوران میں ایک شخص نے ایک عجیب سوال کیا اور وہ یہ تھا کہ " آیا جو شخص اول کے بل پیدا ہو۔ وہ بہشت میں داخل ہو گا یا نہیں ؟ اس کا جواب پانے پر سائل نے بتایا کہ ایک شخص تھا متمول تھا اور مسلمان تھا۔ مگر اسے الفاؤں نے کہا کہ وہ چونکہ معکوس بالا پیدائیش کا بچہ ہے۔ اسلئے داخل جنت نہ ہوگا اسپر وہ مرتد ہوا۔ اور عیسائی بن گیا۔ اور اس نے ایک شاندار گرجا بنایا۔ اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں۔ جو اکثر مسلمانوں کے بچوں کو مسیحیت کا حلقہ بگوش بنا چکی ہیں ؛

اندرون نائیجیریا ایک رئیس کی بیعت

گذشتہ ہفتہ وایئے ارکو لے اسیل کے فاصلہ پر واقعہ ایک گاؤں میں گیا۔ امام قاسم اجو سے بطور ترجمان میرے ہمراہ تھے۔ ۳- اجلاس مختلف مقامات میں ہوئے۔ ۲۴ دیہات سے مسلمان شامل اجلاس تبلیغ ہوئے۔ ان کے رئیس مسٹر ابراہیم لو ئیس نے بیعت کی یہ معزز شخص سلسلہ کا ہمیشہ سے مداح اور مددگار رہا ہے۔ اور اس کے مکان واقع لیگوس میں مرکز سلسلہ ہے باوجود شدید مخالفت اس نے تعلقات محبت جاری رکھے۔ اور اب بہت سوچ اور غور کے بعد اس عاجز کے ہاتھ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی بیعت میں داخل ہوا۔ اور اس طرح اللہ تبارک و تعالی نے ایک نئی جماعت دیدی ہے ؛

مسجد کا افتتاح

موضع ایرووا کو نئی قسمت کا مرکز بنایا ہے۔ اور اس نئی قسمت کا نام اگیگی رکھا ہے۔ مرکز میں ایک عمدہ مسجد نو مبائع رئیس نے تیار کی ہے۔ عاجز نے اتوار کو اس مسجد کا افتتاح کیا۔ اور مسٹر محمد لسوال لو ئیس کو جو مخلص تعلیمیافتہ احمدی ہیں۔ نئی مسجد کا امام اور مبلغ انچارج قسمت اگیگی مقرر کیا۔ اللہ تعالی ان کے کام میں برکت دے۔ عیسائیت کے قدم ان دیہات میں مضبوط ہو چکے ہیں۔ عالیشان گرجے بنائے جا رہے ہیں۔ نئے مبلغ کا کام مشکل ہے مگر اللہ کے فضل سے ہوشیار آدمی ہے۔ ان کی ذریع المفاصل کا مرض ہے۔ احباب دعا فرماویں ؛

نومسلم و نو مبائع

ایام زیر رپورٹ میں ۲ مسیحی دو فیملی کا مسلمان ہوئے۔ اور قریباً ۳۰ مرد و زن نے بیعت کی۔ الحمد للہ ؛

متفرق

مولوی فضل الرحمن صاحب میرے ساتھ کام میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ اور ان کا اصل کام گولڈ کوسٹ مشن میں ہے۔ اور مرکز سالٹ پانڈ ہے۔ انھوں نے لیکچر شروع کر دئیے ہیں۔ اور اللہ تعالی سے امید ہے کہ وہ کامیابی سے کام کر سکینگے ؛

دار التبلیغ کی تعمیر کے لئے حکومت سے زمین لینے کی درخواست کر دی ہے۔ حکام پولیس نے پرزور سفارش کی ہے۔ اللہ تعالی سے امید ہے۔ کہ منظور ہو جائیگی ؛

خاکسار عبد الرحیم نیر۔ ۲۶- اپریل سنہ ۲۲ء

اخبار احمدیہ

ٹیریٹوریل فوج میں بھرتی

اعلان مندرجہ اخبار الفضل ۱۵ر مئی سنہ ۱۹۲۲ء دربارہ بھرتی ٹیریٹوریل فوج کے متعلق احباب کی توجہ مبذول کراتا ہوں۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ بہت ہی کوشش فرما کر ٹیریٹوریل کی بھرتی والوں کی فہرست میرے پاس بھجوادیں۔ یکم اور ۵ر جولائی کے درمیان کسی تاریخ کو میجر صاحب قادیان آئینگے لہذا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالی کے منشاء کے ماتحت خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جس قدر جلد تیجر ملازم سرکاری بھرتی کے لئے ملیں۔ جمع کرنے چاہیئیں اگر اس موقعہ پر فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو جماعت کا سخت نقصان ہے۔ ایسی فہرستیں میرے پاس ایک ہفتہ کے اندر پہنچ جانی چاہیئیں۔ کیونکہ اس میں آسانی ہوگی۔ اور اگر لوگ یکم نغایت ۵ر جولائی سنہ ۱۹۲۲ء کو خاص خاص مرکزوں پہ جمع ہو سکیں۔ تو پھر ہم میجر صاحب سے درخواست کرینگے کہ وہیں پہنچ کر بھرتی کر لیں۔ اور اگر میری اس تجویز پر عمل نہ ہو سکے۔ تو پھر خاص دار الامان میں ایسے لوگوں کو حاضر ہونا ہو گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب میری اس گذارش کو بہت جلد عملی جامہ پہنا کر مشکور فرمائینگے۔ والسلام ناظر امور عامہ

حفظ قرآن

جماعت شیخوپورہ سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں دس احمدیوں نے دس مختلف پارے قرآن کریم کا حفظ کرنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تجویز کے مطابق اپنے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اگر باقی جماعتیں بھی اس کا التزام کریں۔ تو حفاظ کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ اور رمضان میں اور دیگر نمازوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - مورخہ ۱۵ جون ۱۹۲۲ء

مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ
شرعی الفاظ و اصطلاحات کا بے جا استعمال

مسلمان جن کی غرض تخلیق ہی قیام اسلام اور اشاعت اسلام تھی۔ اسلام سے اسقدر بیگانہ کیوں ہو گئے۔ کیوں اس کی قدر و وقعت ان کے دلوں سے اٹھ گئی۔ اور ان کے لئے یہ ایک فضول اور بے حقیقت چیز ہو گیا۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ لیکن ایک خاص وجہ جس کے متعلق ہم اس وقت کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ یہ بھی ہے۔ کہ مسلمانوں نے مذہب اور شریعت کے ان مقدس الفاظ کو جو قابل ادب اور تعظیم ہیں۔ اور جنھیں شریعت نے یا مقدس بزرگوں اور خدا رسیدہ لوگوں نے عزت و احترام کے مقامات پر استعمال کیا ہے۔ ہنسی اور تمسخر میں قابل شرم اور لائق نفرت طریق سے استعمال کیا۔ مثلاً "حضرت" کا لفظ جو قابل ادب ہستیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے نام کے ساتھ لگایا جاتا ایسے شریروں اور بدمعاشوں کے متعلق استعمال کر کے اس درجہ ذلیل ٹھہرا دیا گیا۔ کہ "بڑے حضرت" کا مفہوم بہت بڑا بدمعاش اور بدچلن سمجھا جانے لگا۔ اور اسے گالی قرار دے دیا گیا۔ اب اگر کسی کو کوئی یہ کہے۔ کہ "آپ بڑے حضرت ہیں" تو اس کا یہ مطلب نہیں ہو گا۔ کہ وہ اسے قابل عزت سمجھ رہا ہے۔ بلکہ یہ ہو گا۔ کہ اسے ایک بدکردار اور شریر انسان قرار دے رہا ہے۔

اسی طرح مذہبی تعلیم حاصل کرنے والوں اور ارکان اسلام پر چلانے والوں کے متعلق "مولوی جی" یا "میاں جی" کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ عام طور پر ان کے مفہوم میں بے وقوفی اور کم عقلی کو شامل سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ الفاظ بطور طنز استعمال کئے جاتے ہیں یہ بات معمولی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اگر کسی کو ہنسی کے طور پر اس طرح کہہ دیا گیا۔ تو کیا ہوا۔ لیکن اس قسم کی بے احتیاطی اور مذہبی الفاظ کی بے حرمتی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان الفاظ کی قدر و وقعت نہ رہنے کی وجہ سے جن کے متعلق یہ صحیح اور درست طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کی بھی قدر و عزت لوگوں کی نظروں میں نہ رہی۔ اور جب علماء کی عزت نہ رہی۔ انھیں ذلیل اور کم عقل سمجھا جانے لگا۔ تو مذہبی امور میں ان سے استفادہ حاصل کرنا فضول ہو گیا۔ ان کی معقول سے معقول بات کو ٹھکرا دینا فیشن بن گیا۔ خدا اور اس کے رسول کے احکام و ارشادات جو وہ بیان کرتے۔ قابل مضحکہ ٹھہرائے گئے اور آج یہ حالت ہے۔ کہ مذہب ایک بےکار اور فضول چیز بن گیا۔ مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے اور مسلمان کہلانے والے اسلام سے ایسے ہی کورے اور بے بہرہ ہو گئے۔ جیسے دوسرے لوگ۔ اور ہر ایک وہ شخص جو مسلمانوں کی مذہبی حالت پر غور کرے اسے بالفاظ اہلحدیث" تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ؎

"رہا دین باقی نہ اسلام باقی
فقط رہ گیا نام اسلام باقی"

جیسا کہ پہلے اعتراف کیا گیا ہے مسلمانوں کی اسلام سے بیگانگت کے اور بھی کئی ایک اسباب ہیں۔ لیکن مذہبی اصطلاحات اور قابل ادب و تعظیم اسلامی الفاظ کی بے حرمتی ان کا تمسخر اور استہزاء کے طور پر استعمال بھی کوئی کم گمراہ کن ثابت نہیں ہوا۔ اور سخت حیرت اور افسوس اس بات کا ہے۔ کہ اس خطرناک روش کا تباہ کن خمیازہ بھگتنے کے باوجود مسلمان ابھی تک نہ صرف اس سے باز نہیں آئے۔ بلکہ اور زیادہ اس کے مرتکب ہو رہے ہیں ؛

موجودہ شور و شر جسے مذہبی رنگت دی جاتی ہے اور جس کی غرض و غایت استحکام مذہب بتائی جاتی ہے اسمیں پڑ کر مسلمان جہاں اور بہت سی ایسی حرکات کے مرتکب ہوئے۔ جو اسلام کے خلاف اور اسے نقصان پہنچانے والی ہیں۔ وہاں وہ بعض مقدس مذہبی اصطلاحوں کو بھی بے وقعت اور ذلیل کرنے سے باز نہیں رہے مثلاً "شہید" اسلامی اصطلاح میں بہت بڑا درجہ ہے۔ اور یہ لقب خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ان لوگوں کو بخشا ہے۔ جو اس کی راہ میں دشمنان اسلام سے لڑتے ہوئے اپنا سب کچھ حتیٰ کہ جان تک قربان کر دیں۔ اور اسلام کی حفاظت کی خاطر اپنے آپ کو مٹا ڈالیں۔ اور اس عارضی زندگی پر ہمیشہ کی زندگی کو ترجیح دیکر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ مگر اب اس مقدس مقام پر کن لوگوں کو کھڑا کیا گیا۔ یہ پاک اصطلاح کن کے متعلق استعمال کی گئی۔ یہ قابل رشک درجہ کن کو دیا گیا۔ انکو جو حکومت وقت کے خلاف شورش اور فتنہ کا ارتکاب کرتے ہوئے مارے گئے۔ بے گناہ اور بے بس لوگوں کو قتل کرنے کی وجہ سے کیفر کردار کو پہنچے۔ لوٹ کھسوٹ اور آتشزدگی جیسے افعال شنیعہ کی پاداش میں پھانسی پر لٹکائے گئے۔ اور پھر اس قدر فیاضی سے کام لیا گیا کہ نہ صرف اس طرح مرنے والے مسلمانوں کو بلکہ ہندوؤں وغیرہ کو بھی "شہید" قرار دیا گیا ؛

اسی طرح "ہجرت" کی اسلامی اصطلاح ان فدائیاں مذہب و ملت کے لئے ہے۔ جو مخالفین اسلام کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر اور ارکان مذہبی کی ادائگی سے روکے جانے پر یہ تو گوارا کریں۔ کہ اپنے عزیز۔ اپنا وطن۔ اپنی جائداد وغیرہ ترک کر دیں۔ لیکن اسلام کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھیں۔ اور اس کی خاطر تمام تکالیف برداشت کرنا منظور کریں۔ مگر پچھلے دنوں "ہجرت" کے لفظ کا استعمال جن لوگوں پر ہوا۔ ان کی حقیقت اور اصلیت سے سب لوگ واقف ہیں۔ ایسے لوگوں پر جو بلا ایسی حالت پیدا ہونے کے جسمیں ترک وطن کو شریعت ہجرت قرار دیتی ہے۔ لفظ ہجرت کا استعمال بالکل ناجائز اور نادرست تھا۔ اور اس بات کو ان لوگوں نے اپنے افعال اور کردار سے خود ثابت کر دیا۔ وہ جو بڑی بڑی امیدیں لیکر گھروں سے روانہ ہوئے۔ اور انھوں نے سمجھا تھا۔ کہ کابل جاتے ہی انہیں جاگیریں مل جائینگی۔ وہ بڑے آرام و آسائش سے

زندگی بسر کرینگے۔ لیکن جب انہیں کچھ تکالیف کا سامنا ہوا تو اسقدر واویلا مچایا۔ کہ آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اور بالآخر وہی حکومت جس کے ماتحت رہنا کفر خیال کرتے تھے۔ اسی کی مدد سے گرتے پڑتے واپس اپنے گھروں میں پہنچے ⁂

کیا اسلام میں "ہجرت" اسی طرح جانے اور پھر واپس آجانے کو کہا گیا ہے۔ کیا اسلام نے "مہاجر" ایسے ہی لوگوں کو قرار دیا ہے۔ اگر نہیں اور فی الواقع نہیں تو کیا اس طرح مسلمانوں نے "ہجرت" اور "مہاجر" کے اسلامی الفاظ کو حقیر اور ذلیل بنانے میں کوئی کسر چھوڑی۔ عام لوگوں نے جو اسلام سے پہلے ہی ناواقف ہیں۔ جب ان لوگوں کو چیختے چلاتے واپس آتے دیکھا۔ جنھیں "مہاجر" کا لقب دیا گیا تھا۔ تو کیا انھوں نے خیال نہ کیا ہوگا۔ کہ "مہاجر" ایسے ہی ہوتے ہیں اور اس طرح ان کے دلوں سے اصلی "مہاجرین" اور "ہجرت" کی وقعت جاتی رہی۔ اور اس کی قدر و اہمیت مٹ گئی ⁂

پھر گاندھی جی کے متعلق جوش عقیدت سے وہ وہ الفاظ استعمال کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں جو ہر ایک مسلمان کے متعلق بھی استعمال نہیں کئے جا سکتے بلکہ مسلمانوں میں سے بھی خاص ہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو ان کے مستحق سمجھے جاتے ہیں۔ "ملہم" ان کو کہا گیا ہے "ولی" ان کو قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا خادم ان کو بتایا گیا ہے۔ بالقوہ نبی ان کو سمجھا گیا ہے۔ انبیاء کے مشابہ انہیں ٹھہرایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ اب تو ان کے "ہندوستان کے مسیح" ہونے کا اعلان بھی شائع ہو چکا ہے۔ اور تو اور دعویٰ "فدائے ملت" کا روزانہ اعلان کرنے والے مسلمان اخبار میں بھی نظم چھپی ہوا ہے۔ حالانکہ گاندھی جی کے جو عقائد اور خیالات ہیں۔ اور اسلام کو وہ جس نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ ایک مشرک اور مخالف اسلام کے متعلق مقدس اسلامی الفاظ استعمال کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ عام لوگ سمجھنے لگ جائینگے۔ کہ اسلام میں جن لوگوں کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی ایسے ہی ہوتے ہونگے۔ نہ انہیں خدا کو وحدہٗ لاشریک ماننے کی ضرورت ہوگی۔ نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کی حاجت۔ اور نہ احکام اسلام کی پابندی کی خواہش۔ اور جب گاندھی جی کو حضرت مسیح کا درجہ دے دیا گیا۔ اور یہ الفاظ مسلمان اخباروں نے مسلمانوں تک پہنچائے۔ تو کیا وہ یہ نہ سمجھینگے کہ خدا کے نبی بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ اور اس سے ان کے مذہبی احساسات پر غفلت کی ایک اور تہ نہ جم جائیگی ⁂

غرض مذہبی اور اسلامی الفاظ اور اصطلاحات کا ایسا بیہودہ اور بے جا استعمال سخت نقصان رساں ہے۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں کو تھوڑا بہت اسلام سے جو تعلق باقی ہے۔ اس کے بھی کٹ جانے کا خطرہ ہے۔ پس ہم بڑے زور کے ساتھ آئندہ خطرے سے آگاہ کرتے اور پہلا نقصان یاد دلاتے ہوئے مشورہ دینگے۔ کہ مسلمان نہ صرف خود مذہبی الفاظ اور اصطلاحات کا بے جا استعمال ترک کر دیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس سے باز رکھنے کی کوشش کریں ⁂

مسلمان قیدیوں کے متعلق ہماری درخواست

مولوی ذوالفقار علی خان صاحب ایڈیشنل سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اپنی چٹھی بنام صاحب پرائیویٹ سکرٹری حضور وائسرائے بہادر مع القابہ کا ترجمہ بغرض اطلاع عام مختلف اخبارات اردو میں بھیجا تھا۔ مگر سوائے ایڈیٹر صاحب "ذوالفقار" کے کسی نے چٹھی مذکور کو شائع نہیں کیا یہ چٹھی مسلمان قیدیوں کے روزوں کے متعلق تھی۔ جس میں روزہ داروں کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے اور مشقت کم کرنے کی اور نماز تراویح کے انتظام کے لئے گورنمنٹ ہند سے درخواست کی گئی تھی۔ ہم ایڈیٹر صاحب "ذوالفقار" کے شکرگذار ہیں اور یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگر ہندوستان میں ایسے بے تعصب اخبارات ہوں تو ملک میں صلح و محبت کی لہریں اور مل کر کام کرنے کے سامان چند روز میں کافی جمع ہو سکتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب "بندے ماترم" کے بھی ہم شکرگذار ہیں۔ کہ گو انھوں نے چٹھی مذکور تو شائع نہیں کی مگر اس کا مختصر سا تذکرہ اپنے اخبار میں کر دیا۔ لیکن مسلمانوں کے دوسرے اخبارات نے ذکر تک کرنا پسند نہیں کیا۔ اس سے بڑھ کر ان کے تعصب بے جا کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ رمضان المبارک کے احکام تمام اسلامی فرقوں کے لئے یکساں ضروری ہیں۔ اور ان کے متعلق کوئی شخص بھی اگر یہ کوشش کرے۔ کہ اگر ان احکام کی پابندی کے لئے گورنمنٹ سامان مہیا کرے۔ تو اسلامی فرقہ جات کو یکساں شکرگذار ہونا چاہیئے تھا۔

ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کی تو ضرورت نہیں ہے۔ کہ اخبارات میں ہماری تعریف ہو۔ ہم نے تو ایک فرض تھا۔ جسے ادا کیا۔ لیکن احمدی جماعت کے ساتھ جو تعصب مسلمان کہلانے والوں کو ہے۔ وہ ان اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کے اس عمل سے ظاہر ہے کیا یہ طرز عمل ان لوگوں کے لئے باعث ندامت نہیں ہے جو ہندوؤں سے صلح و اتحاد کے لئے مذہبی احکام کو بھی پس پشت ڈالنے سے دریغ نہیں کرتے ⁂

صیغہ تعلیم پنجاب میں مسلمانوں کے حقوق

تمام کے تمام ہندو اخبارات خواہ وہ سیاسی ہیں یا مذہبی آنریبل میاں فضل حسین صاحب ممبر تعلیم پنجاب پر جس سرگرمی سے حملے کر رہے اور پھبتیاں اڑا رہے ہیں۔ انکو دیکھ کر وہ زمانہ یاد آجاتا ہے۔ جب "ہندو مسلم اتحاد" کا فقرہ بے معنی سمجھا جاتا تھا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اور موجودہ زمانہ میں سوائے اسکے اور کوئی فرق نہیں کہ اب بڑے زور و شور سے ہندو مسلم اتحاد کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ مگر اسوقت نہیں کیا جاتا تھا۔ کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ صیغہ تعلیم میں مسلمانوں کو ۴۰ فیصدی حقوق دینے پر اتنا غیظ و غضب ظاہر کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ وہ تناسب ہے۔ جو مسلمانوں کی آبادی کے لحاظ سے نہیں (جو ۵۵ فیصدی ہے)۔ بلکہ کانگرس کمیٹی کے اس ریزولیوشن کے مطابق ہے۔ جو مسلم لیگ اور سکھ لیگ کے مشوروں کے بعد پاس کیا گیا تھا کہ مسلمانوں کو پنجاب میں ۴۰ فیصدی حقوق دئے جائینگے۔ جس کی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے سخت مخالفت کرتے ہوئے ۵۵ فیصدی کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

حفاظت ایمان

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۹ جون ۱۹۲۲ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر ایک چیز کی حفاظت کیجاتی ہے

جب کوئی شخص کوئی کام کرتا ہے تو اسکی حفاظت اور بقا کے لئے بھی کچھ نہ کچھ تدبیر کرتا ہے۔ ایک درخت لگانے والا اس کے گرد باڑ بناتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس باڑ کی وجہ سے جانور اس میں منہ نہیں ڈالینگے۔ اور اس کے نرم پتے نہیں کھائینگے۔ کبھی اس کے گرد اینٹوں کی دیوار بناتا ہے۔ جبکہ سمجھتا ہے کہ درخت قیمتی ہے۔ اور اس کے متعلق خطرہ برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کبھی زیادہ محنت اور صرف برداشت کرتا ہے۔ اور اس درخت کی حفاظت کے لئے آدمی مقرر کرتا ہے۔ جو شب و روز اس کی دیکھ بھال میں مصروف رہتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ کوئی جانور اس کو نقصان نہ پہنچائے۔ کوئی اس کے پھل نہ چرائے کوئی کیڑا مکوڑا یا کوئی پرندہ اس کو [illegible] یا پھل کو خراب نہ کرے۔ کیڑوں مکوڑوں کا علاج کرتا اور پرندوں کو نقصان کرنے سے روکتا ہے۔ آندھی سے بچانے کے لئے درخت کے نیچے ایسی روکیں لگاتا ہے جن کے باعث درخت ٹوٹتا نہیں۔ غرض جتنا درخت قیمتی ہوتا ہے۔ اتنی ہی وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح کھیت کی حفاظت کی جاتی ہے۔ بارش بعض اوقات مفید ہوتی ہے۔ بعض اوقات مضر اگر مفید ہو تو پانی کو روکنے کے لئے کھیت کے اردگرد منڈیر بناتا ہے تاکہ پانی کھیت کے اندر جمع رہے۔ اور اس سے کھیت کی نشوونما ہو۔ اور کبھی بارش کا پانی مضر ہوتا ہے اس وقت وہ اسکو کھیت کے اندر نہیں رہنے دیتا۔ بلکہ اسکو نکالنے کے لئے منڈیر توڑ دیتا ہے۔ پھر باڑیں لگاتا ہے۔ کہ جانور داخل ہو کر کھیت کو برباد نہ کریں۔ اور لوگ راستہ نہ بنائیں۔ اور جب کھیتی پک جاتی ہے تو کوے وغیرہ جانوروں سے حفاظت کے لئے کھیتوں کے درمیان جھونپڑی بنا کر بیٹھتا ہے۔ یا پہاڑوں پر مکی کے کھیت کی ریچھ سے حفاظت کے لئے رات دن زمیندار مصروف رہتے ہیں۔ اسی طرح ایک شخص دوکان کرتا ہے۔ اس میں مال لا کر ڈالتا ہے وہ اس مال کی حفاظت کرتا ہے۔ اور محض دوکان میں مال بھر دینے سے خوش نہیں ہو جاتا۔ یا مکان بناتا ہے تو اس کی حفاظت کی فکر رکھتا ہے۔ غرض ایک درخت لگانے والا اپنے درخت کی زمیندار اپنے کھیت کی دوکاندار اپنی دوکان کی مکان تعمیر کرنے والا اپنے مکان کی اور اس کے فرنیچر کی حفاظت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں اسکی حفاظت نہیں کرونگا۔ تو میرا لاکھوں روپیہ تباہ ہو جائیگا۔ اور دکاندار خیال کریگا کہ اگر میں اپنی دوکان کی حفاظت نہیں کرونگا تو میرے ہزاروں روپیہ برباد ہو جائیں گے کیونکہ نقصان پہنچانے والے اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر چیز کو کسی طریق سے نقصان پہنچاتے ہیں۔

نقصان پہنچانے والے

مثلاً بعض لوگوں کو بگاڑنے کی عادت ہوتی ہے۔ اور اس میں انکا کوئی ذاتی فائدہ نہیں ہوتا۔ مثلاً ہمارا یہ منارہ ہے۔ اس کے اندر اور باہر لکیریں کھینچ دی گئی ہیں حالانکہ لکیریں کھینچنے والوں کا اس میں کوئی فائدہ نہیں تھا۔ مگر منارے کی خوبصورتی میں اس سے فرق آ گیا ہے۔ اور بتیس تینتیس ہزار روپیہ جو اس پر خرچ ہوا ہے اس میں سے ایک معقول رقم اس کے خوبصورت بنانے میں بھی صرف کی گئی ہے۔ مگر ایسے لوگ جب دیکھتے ہیں کہ کوئی محافظ نہیں ہے تو یونہی لکیریں کھینچنے حتیٰ کہ پلستر بھی کھرچنے لگ جاتے ہیں۔ بعض لوگ عداوت سے دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ خواہ اس میں ان کا کوئی فائدہ نہ ہو مثلاً کھیت پک جاتا ہے۔ زمیندار تمام فصل کو ایک جگہ جمع کرتا ہے۔ اور بہت خوش ہوتا ہے۔ مگر ایک بد طینت شخص آتا ہے اور اس کے کھلیان میں آگ لگا دیتا ہے اگر جل جائے تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اور اگر بچ جائے۔ تو بھی زیادہ حصہ کسی کام کا نہیں ہوتا۔ تو بہت سے لوگ عداوت یا عادت کے طور پر دوسرے کی چیز کو خراب کرتے ہیں۔ اور اس میں ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

بہت سی چیزوں کو بعض چیزوں سے نفرت ہوتی ہے چیز والوں سے نفرت یا عداوت نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک خاص قسم کے کیڑے جو کپاس کو لگتے ہیں ان کو ہرگز کپاس والوں سے عداوت نہیں ہوتی۔ مگر کپاس کے پودے سے نفرت ہوتی ہے۔ جہاں کپاس پیدا ہوگی۔ وہ اس کو خراب کرنے کے درپے ہونگے۔ پھر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جنکو نہ کسی چیز سے نہ اس کے مالک سے عداوت ہوتی ہے نہ نفرت۔ مگر اتفاقی طور پر اس کو ان سے نقصان پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص اپنے دشمن کو اپنے پیچھے دوڑتے دیکھکر اپنی جان کی حفاظت کے لئے دوڑتا ہے۔ اور ایک کھیت میں سے گذرتا ہے۔ گو نہ اسکی نیت ہے نہ ارادہ کہ اس کھیت کو نقصان پہنچے۔ مگر نقصان ضرور پہنچ جاتا ہے۔ پھر بعض دفعہ کوئی شخص کسی کو نقصان پہنچانے کے خیال سے نہیں۔ بلکہ اپنے فائدہ کے لئے ایک کام کرتا ہے۔ مگر دوسرے کو اتنا ہی نقصان پہنچ جاتا ہے۔ جتنا اسکو فائدہ۔ مثلاً چور چوری کرتا ہے۔ اس کی نیت یہ نہیں ہوتی کہ گھر والے کو نقصان پہنچائے۔ اس کو صرف اپنی ذات کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے۔ لیکن اسمیں کوئی شبہ نہیں اس کو فائدہ پہنچنے کے ساتھ گھر والوں کو نقصان ضرور پہنچ جاتا ہے۔ تو بعض عداوت سے دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہیں نہ کہ اپنے فائدہ کے لئے جیسے کھلیان جلانے والے بعض ذاتی فائدہ سے نقصان پہنچاتے ہیں۔ جیسے کھیت میں دوڑنے والے بعض بالکل جہالت سے نقصان پہنچاتے ہیں۔ جیسے وہ لوگ جو کسی درخت کے پتے دیکھکر خوش ہوتے ہیں۔ اور ان کو مسل دیتے ہیں۔ ان کا اس میں نہ فائدہ ہے اور نہ درخت سے عداوت مگر وہ جانتے نہیں کہ ان کے اس فعل کا نتیجہ کیا ہوگا۔ بعض طبعی نفرت کے باعث نقصان کرتے ہیں۔ جیسے کیڑے مکوڑے جو بعض چیزوں کو خراب کر دیتے ہیں۔

حفاظت ایمان سے غفلت

اس لئے عقلمندوں کا قاعدہ ہے کہ اپنی ہر ایک چیز کی حفاظت کرتے ہیں اور کبھی غفلت نہیں کرتے اور ہر ایک شخص سوائے مجنون کے اپنی چیز کی نگہداشت کرتا اور نقصان سے بچاتا ہے۔ ایک زمیندار کھیت میں بیج بونے سے لیکر غلہ گھر لے جانے تک حفاظت کرتا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ ایمان کا بیج ایسا ہے جسکو بو کر اکثر لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی حفاظت کی پروا نہیں کرتے۔ لوگ درخت لگاتے ہیں۔ اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ کھیت بوتے ہیں اسکی حفاظت کا سامان کرتے ہیں۔ مکان بناتے ہیں اس کی نگرانی کرتے ہیں۔ مگر ایمان کی کھیتی ہی ایسی ہے جس کی حفاظت نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر کھیتی تباہ ہو جائے کسی کے تمام کھلیان جلکر راکھ ہو جائیں۔ تو وہ کسی سے قرض لیکر گذارہ کر سکتا ہے۔ اور ایمان ایسی چیز ہے کہ کسی سے قرض نہیں ملتا۔ نہ کسی کا ایمان کسی دوسرے کے لئے کفایت کر سکتا ہے۔

ایک کا ایمان دوسرے کے لئے کافی نہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قبیلے کے لوگوں کو جمع کیا۔ اور ان کو کہا کہ تم بتوں کی پرستش چھوڑ کر ایک خدا کی عبادت کرو۔ اور خدا کے رسول کو مانو۔ جو شخص خدا کی مخالفت کرتا ہے میں اس کیلئے کفایت نہیں کر سکتا۔ نہ اپنے بچوں کے لئے کفایت کر سکتا ہوں۔ حضرت نوح نبی تھے۔ مگر ان کا ایمان ان کے بیٹے کے لئے کافی نہ تھا۔ اور وہ اسکو بچا نہ سکے۔ حالانکہ ان کے لئے اور لوگ بچائے گئے مگر بیٹے کو نہ بچایا گیا۔ اسی طرح حضرت لوط نبی تھے۔ مگر آپ کا ایمان آپ کی بیوی کے کام نہ آیا۔

حفاظت ایمان کا وقت

تو کھیتی کی لوگ حفاظت کرتے ہیں۔ مکان کی حفاظت کرتے ہیں۔ درخت کی حفاظت کرتے ہیں۔ تجارت کی حفاظت کی جاتی ہے۔ مگر ایمان کا بیج ایسا ہے کہ اس کو بو کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور اس کی حفاظت کی فکر نہیں کی جاتی۔ بہت لوگ ہیں جو ایمان حاصل کرنے کی تو کوشش کرتے ہیں۔ مگر جب ایمان حاصل ہو جائے تو اس کی حفاظت کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے آپ کو ایمان حاصل کرنے کے بعد محفوظ خیال کر لیتے ہیں۔ حالانکہ نازک وقت وہی ہوتا ہے جب ایمان حاصل ہو جائے۔ کیونکہ کئی دشمن پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو ایمان کے درپے ہوتے ہیں۔ کہیں شیطان ایمان پر حملہ کرتا ہے۔ کہیں کوئی اپنے فائدہ کے لئے اس کے ایمان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ کہیں کچھ لوگ اپنی ناواقفی اور جہالت سے اس کے ایمان کے درپے ہوتے ہیں مگر بہت لوگ ہیں جو ان حملوں سے غافل ہیں۔ اور نہیں سوچتے کہ متاع ایمان جب گم ہو جائے تو پھر اس کا ملنا مشکل ہوتا ہے۔

انجام ایمان پر ہونا چاہیئے

دیکھو خدا تعالیٰ نے جہاں ایمان کے حصول کی دعا سکھائی وہاں اس کی حفاظت کی بھی دعا سکھائی ہے چنانچہ جہاں اهدنا الصراط المستقیم آیا ہے وہیں یہ بھی ہے غیر المغضوب علیهم ولا الضالین۔ بہت لوگ ایمان حاصل کرتے ہیں۔ مگر اس کی حفاظت نہیں کرتے اور کافر مرتے ہیں۔ انکو جہاد فی سبیل اللہ اور صدقہ اور انفاق فی سبیل اللہ کا موقع ملتا ہے۔ مگر جب مرتے ہیں تو خدا کے دشمن ہو کے مرتے ہیں۔ اور ایمان کو کھو کر دوزخ کے ادنیٰ طبقہ کی طرف لیجائے جاتے ہیں۔ کیونکہ چور کو چوری کی سزا دی جاتی ہے۔ لیکن اگر چوری کرنے والا پولیس میں ہو تو اس کی سزا بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح باغیوں کے لئے سزا ہے لیکن اگر کوئی سرکاری عہدے دار بغاوت کا جرم کرے تو اس کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ سزا ہے۔ اسی طرح اگر مومن کہلانے والا مومنوں کے کام نہیں کرتا تو وہ ڈر ہے کیونکہ وہ زیادہ خدا کی گرفت کے نیچے ہے۔ باوجود پانچوں وقت متعدد بار ایمان کے حصول وحفاظت کی دعا کرنے کے افسوس ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جو ایمان کی قدر نہیں کرتے۔ اور اس کی حفاظت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ سالہا سال کی محنت کی بعد حقیقت ایمان سمجھتے ہیں اور جب ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کی حفاظت نہیں کرتے۔ حالانکہ بیج کی حفاظت زیادہ ضروری اس وقت ہوتی ہے۔ جب وہ کونپل نکالتا ہے۔ جب تک کونپل نہیں نکلی تھی۔ اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ کیونکہ اسکا وجود بھی کوئی نہیں تھا۔ اسی طرح جب انسان بہت سی تحقیقات کے بعد فیصلہ کرتا ہے تو گویا اس کا ایمان ایک کونپل نکالتا ہے۔ اس وقت طرح طرح کے دشمن اس کو پامال کرنا چاہتے ہیں۔ کہیں نفس اس کا دشمن ہوتا ہے کہیں شیطان۔ اپنی ازلی دشمنی سے ایمان کے درخت کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ بعض عداوت سے اس کو مٹاتے ہیں بعض نفرت سے بعض جہالت سے اور بعض اپنے فائدہ کے لئے اور بعض محض ناواقفی سے۔ یہ وقت ہوتا ہے کہ ایمان کی حفاظت کی جائے۔ مگر عام طور پر لوگ اس وقت کو نہیں سمجھتے۔

ایمان کا مقام دلائل کی نسبت عرفان ہونا چاہیئے

درحقیقت ایمان کی حفاظت کا وقت وہی ہوتا ہے کہ انسان دلائل سے نکلکر عرفان کی حد پر آتا ہے۔ جو شخص دلیل سے مانتا ہے وہ دلائل سے چھوڑ بھی دیتا ہے۔ سینکڑوں باتیں ایسی ہیں جو پہلے دلائل سے مانی جاتی تھیں۔ مگر اب دلائل سے ہی رد کی جاتی ہیں۔ افلاک کے وجود کا مسئلہ ایسا تھا کہ اس سے بڑے بڑے اہل مذاہب اس مسئلہ کی وجہ سے کانپتے تھے۔ اور بڑے بڑے مفسر اور علم کلام والے اس سے پیدا ہونے والے اعتراضات کے جوابات میں لگے رہتے تھے۔ لیکن آج سکول کا ایک بچہ بھی اس خیال کی لغویت پر ہنسیگا۔ اور اس کو بے وقوفی کی بات کہیگا۔ اسی طرح آج بہت سی باتیں جنکو عقل کی باتیں کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ ایک وقت ان کو بے وقوفی کی باتیں اور غلط باتیں کہا جائے۔ اور عقل سے ہی ان کو رد کیا جائے۔

دین میں عقل کا دخل

اس سے میرا یہ مطلب نہیں کہ دینی باتوں کو عقل سے نہ مانو۔ اور بے عقلی کی باتوں کو مانو بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ تم اپنے ایمان کی بنیاد محض دلائل عقلی پر مت رکھو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تم ایک بات کو دلیل سے مانو اور دوسرے دن تم ایک ایسی دلیل سنو جو تمہیں اس کے خلاف معلوم ہو تو تم اس کو چھوڑ دو۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ایمان کی بنیاد دلائل سے گذر کر مشاہدہ پر ہونی چاہیئے۔ اگر ایک شخص نے اپنی ذات کے متعلق دیکھا ہوا ہو دوسرے بیسیوں آدمیوں کے متعلق دیکھا ہو

کہ ان کو ایک خاص قسم کے بخاروں کو کونین فائدہ دیتی ہے اور اس کے استعمال کرنے سے بخار اتر جاتا ہے۔ مگر بعض بخاروں میں فائدہ نہیں دیتی۔ اس سے وہ کونین کے فائدہ سے انکار نہیں کر دیگا۔ کیونکہ اس نے خود تجربہ کر کے اس کے فائدہ کا مشاہدہ کر لیا ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص کا ایمان عرفان کے درجہ پر ہو۔ تو اس کے لئے کوئی دلیل ایمان سے ہٹانے والی نہیں ہو سکتی۔

عرفانی ایمان کبھی متزلزل نہیں ہوتا

پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی رویت حاصل ہو۔ اور وہ کوئی مادی چیز نہیں۔ کہ اس کو دیکھا جائے بلکہ اس کے فعل کا دل پر اثر ہو۔ اور دل اسکو محسوس کرے۔ وہ خدا کا ہو جائے۔ اور خدا اس کا ہو جائے اور اس کا نفس اس کے ماتحت ہو جائے۔ تو اسکا ایمان تمام خطروں سے نکل جاتا ہے۔ اور کسی عزیز رشتہ دار کی جدائی اس کے لئے ایمان کو متزلزل کرنیوالی نہیں ہوتی پس جب ایمان حاصل ہو جائے۔ تو غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کا مقام بھی حاصل ہونا چاہیئے۔ یعنی مشاہدہ کا مقام ہو۔ کہ وہاں سے کوئی دلیل کوئی تکلیف اس کو نہ ہٹا سکے۔ آگ دلیل سے ماننی ہوئی ہو۔ تو اس کا انکار ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر آگ میں ہاتھ ڈالا ہو۔ اور وہ جل گیا ہو۔ اسپر کھانا پک گیا ہو۔ بجھائی ہو تو بجھکر کوئلے ہو گئے ہوں۔ اس قدر مشاہدات کے جمع ہو جانے سے آگ کا کیسے انکار ہو سکتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کتنے ہی دلائل ہوں۔ مگر ایسا مشاہدہ کرنیوالا آگ کے وجود کا اور اس کی تاثیر کا منکر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب ایمان مشاہدہ کے درجہ تک پہنچ جائے۔ تو پھر اسکو مال و دولت۔ علم اور عزت رشتہ داری اور دوسرے ہر ایک قسم کے تعلقات دین سے نہیں پھرا سکتے وہ ایسا محفوظ ہو جاتا ہے۔ جیسا بچہ ماں کی گود میں ہوتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم پر ہی کفایت نہ ہو۔ بلکہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پر بھی عمل ہو۔ یعنے ایمان کی حفاظت کی جائے۔ کوئی عقلمند پسند نہیں کریگا کہ بڑی جدوجہد اور سخت تکلیف کے ساتھ موتی نکالے۔ اور نکالکر کتے کے آگے ڈالدے۔ اگر کوئی ایسا کرے۔ تو وہ بیوقوف ہو گا۔ تم نے ہر ایک قسم کے اعتراض سنے۔ اور ان سب کو طے کر کے حق کو قبول کیا۔ اور ایمان پایا اب ایمان کو دشمنوں کے آگے مت پڑا رہنے دو۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ تباہ ہو جائے۔ اور تمہاری مثال اس عورت کی سی نہ ہو۔ جس کے متعلق آیا ہے۔ التی نقضت غزلھا۔ جو سوت کات کر ضائع کر دیتی تھی۔

پس جب تم نے ایمان حاصل کیا ہے۔ تو اس کی حفاظت کی فکر بھی کرو۔ اور ہر ایک مخالف اثر سے بچاؤ۔ مشاہدہ کا مقام حاصل کرو جس کے بعد کوئی خطرہ نہیں رہتا۔

اہلحدیث افترا پرداز اور جھوٹا ثابت ہو گیا

شمس

ناظرین کرام کو معلوم ہے کہ مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل نے جب حدیث لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی سے وفات مسیح ثابت کی تو اہلحدیث نے لکھا۔ کہ اس حدیث کا حوالہ کتاب الیواقیت والجواہر سے دیا گیا ہے۔ اس میں عیسیٰ کا لفظ فرقہ بابیہ بہائیہ نے زیادہ کر دیا ہے۔ کیونکہ مصطفےٰ بابی حلبی نے مصر کے مشہور و معروف مطبع میمنہ نامی میں اسکو چھاپا ہے۔ اسی وقت اہلحدیث اور اس کے نامہ نگار کو نوٹس دیا گیا کہ وہ مصطفےٰ بابی کو بابی المذہب ثابت کرے۔ اور پچاس روپے ہم سے انعام لے مگر تاحال وہ سوائے اس کے کچھ ثبوت نہ دے سکا۔ کہ ٹائٹل پر مصطفےٰ بابی نے مطبع میمنہ میں چھاپا لکھا ہے۔ ہم نے کہا کہ بندۂ خدا عقل سے کام لو۔ کسی کے نام کے ساتھ بابی ہونا اسے بابی المذہب نہیں بنا دیتا۔ اسی طرح تم کل نواب غلام احمد خان احمدی کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک فرد کہہ دو گے۔ اور رافضیوں کی طرح و من شیعتہ لابراھیم سے حضرت ابراہیم کو شیعہ مذہب رکھنے والا بتاؤ گے۔ اب ہمارے پاس مصطفےٰ بابی کی چٹھی مصر سے آ گئی ہے۔ جو تمام و کمال اس کی مہر کے عکس کے ساتھ ریویو آف ریلیجنز ماہ جون میں چھاپ دی گئی ہے جس میں صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ میں ہرگز بابی نہیں ہوں۔ باب ہمارے شہر کا نام ہے اور ہم اہلسنت ہیں۔ اور شافعی المذہب ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"واما عقائدنا فاننا من اھل السنۃ والجماعۃ ومذھبنا علی مذھب الامام الشافعی رضی اللہ عنہ واما لفظۃ البابی الملحقۃ باسمنا فنسبۃ الی بلدتنا الاصلیۃ وھی الباب"

امید ہے اب اہلحدیث اور اس کا نامہ نگار اپنی افترا پردازی سے رجوع کر کے ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائینگے۔ اور ہمارے ناظرین باواز بلند کہینگے جھوٹے کا منہ کالا اور لعنۃ اللہ علی من کذب بالصدق اذ جاءہ۔ الیس فی جھنم مثوی للکفرین۔

(اکمل عفا اللہ عنہ)

غیر احمدی کیوں پیش امام نہیں ہو سکتا

سید محمد احسن صاحب امروہوی نے ایک مضمون پیغام میں لکھا ہے کہ غیر احمدیوں کی اقتدا میں نماز جائز ہے۔ وہ بار بار یہ لکھتے ہیں کہ جو اس کے خلاف لکھے۔ وہ کتاب و سنت سے جواب دے۔ معلوم نہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود کے فتاویٰ کو کتاب و سنت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ یا کوئی اور بات ہے بہرحال ہم انہی کا ایک فتویٰ پیش کرتے ہیں (جس کا حوالہ برادر نبی بخش صاحب پوسٹ ماسٹر ڈومیل نے بھیجا ہے)

"حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہہ ہے تحریر فرماتے ہیں موافقین مخلصین کے مقتدی ہونے میں مخالفین کی امامت کے ماتحت یہاں پر نزاع تھا۔ جواب دیا گیا کہ جبکہ مخالفین حضرت عیسیٰ میں صفات الوہیت ثابت کرتے ہیں اندریں صورت باوجود شرک فی الصفات کے کیونکر جواز امامت فی الصلوٰۃ ہو سکتا ہے۔ قطع نظر اس کے سورہ فاتحہ جو اللہ کی طرف سے ہمارے امام کو دیگئی ہے۔ وہ مخالفین کو کب دیگئی ہے۔ ثبوت شاہد اس کا یہ ہے کہ بعد ختم کرنے سورہ فاتحہ کے آمین کہنا سنت مؤکدہ ہے۔ جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اور ظاہر ہے

کیا مادہ و ارواح ازلی ہیں

(خاص طور پر الفضل کے لئے لکھا گیا)

(از سوامی آتمانند صاحب - رشا ستر واچسپتی - ودیا واچسپتی - مصنف "آتم درشن" "معرفت جلوۂ حق")

پیارے ناظرین! صفحۂ قدرت کا مطالعہ کرنے سے چشم حق بین وجد میں آجاتی ہے۔ اور بے اختیار کہنے لگ جاتی ہے کہ اللہ خالق کل شیء و ہو واحد لا شریک لہٗ۔ یعنی خدا ہی ہر ایک شے کو پیدا کرنے اور وجود دینے میں قادر مطلق ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ لیکن افسوس کہ بعض اقوام نے مادہ و ارواح کی ازلیت و ابدیت کو خدا کے ساتھ شریک مان کر شرک کا ارتکاب کیا ہے۔ جنہیں سے ایک آریہ سماج بھی ہے۔ مجھے آریہ سماج سے نہایت اخلاص و محبت ہے۔ جہاں تک کہ وہ ایک خدا کے قائل ہیں۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو۔ اگر یہ لوگ خدا کی لاثانی ہستی کے ساتھ مادہ و ارواح کی فانی ہستی کو قدیم نہ جان کر صحیح طور پر ویدک کہلانے کے مستحق ہو جائیں۔ کیونکہ میرا دعویٰ ہے۔ کہ چاروں ویدوں اور دسوں اپنشدوں میں اس شرک کی یعنی قدامت مادہ و ارواح کی بو تک بھی نہیں پائی جاتی۔ بلکہ اس کے بے شمار مقامات پر مادہ و ارواح کی پیدائش و حدوث کا ذکر ہے۔ جس کو میں اسی مضمون کے سلسلہ میں ہدیہ ناظرین کروں گا۔ اور امید کرتا ہوں کہ سب حق طلب ناظرین انصاف اور غیر متعصبانہ نظر سے بغور پڑھینگے۔ کوئی آریہ بھائی ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھے۔ کہ میں نے یہ مضمون کسی آریہ بھائی کی دل آزاری کے لئے لکھا ہے۔ میں نے محض احقاق حق و ابطال باطل کے خیال سے یہ مضمون خاص طور پر اخبار "الفضل" کے لئے لکھا ہے۔ میں نے چاہا تھا کہ اس اہم مضمون پر کسی آریہ اخبار کے ذریعہ بحث کی جائے۔ چنانچہ نہایت مشکل سے گذشتہ سال ماہ اپریل میں میں نے آریہ مترا نامی اخبار میں "پرمانو کھنڈن" کے عنوان سے دو مضامین شایع تو کروا دئیے تھے لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایڈیٹر مہاشہ کو میرے مضامین شایع کرنے میں نہایت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اول تو ٹھیک دو ماہ تک کوئی جواب ان سے بن نہ آیا۔ اور دو ماہ کے بعد جو جواب بھی دیا۔ وہ اتنا غیر معقول کہ جب میں نے جواب الجواب برائے اشاعت بھیجا۔ تو انہوں نے لکھا کہ ایڈیٹوریل پالیسی کے بموجب وہ میرا جواب نہیں چھاپ سکتے۔ کچھ اسی انداز کا جواب پیارے مہربان ایڈیٹر آریہ گزٹ نے بھی میرے مضامین کو نہ چھاپنے کے عذر میں دیا۔ لہٰذا بصورت مجبوری میں یہ سلسلہ مضامین محض تحقیق حق اور اپنے آریہ بھائیوں کی ہدایت کے لئے اخبار الفضل میں شایع کروا تا ہوں۔ خدا کرے کہ میرے بھولے ہوئے بھائیوں کو وہ حق پر آنے میں مدد ملے (آمین) نقلی اثبات اگرچہ بے شمار ہیں تاہم میں ان کے ساتھ ساتھ عقلی اثبات بھی پیش کروں گا۔ تاکہ میرے فلسفی بھائیوں کو زیادہ سوچنے کا موقعہ مل سکے۔

دلیل اول

جو شے محدود ہوتی ہیں۔ ان کے سبھی افعال خواص و عادات بھی ہمیشہ محدود ہی ہوا کرتے ہیں۔ یہ ایک فلسفہ کا کلیہ قاعدہ ہے۔ جس میں کوئی استثنا نہیں۔ جیسا کہ سوامی دیانند سرستی جی نے ستیارتھ پرکاش کلاس ۷ صفحہ ۲۲۴ پر مانا ہے کہ "محدود چیز میں صفات۔ فعل اور عادات بھی محدود رہتے ہیں"۔ ایسا ہی پنڈت آریہ منی نے ویشیشک درشن کے آریہ بھاشیہ میں مانا ہے۔ کہ جو شے محدود ہوتی ہے وہ ہمیشہ فانی ہوا کرتی ہے۔ دیکھو ویشیشک درشن ۴-۲-۲ پر آریہ بھاشیہ۔

اب چونکہ پرکرتی (مادہ) پرمانو (جزو لا تجزی) اور روح ہر ایک محدود المکان ہیں۔ اسلئے لازم آتا ہے کہ انکی ہستی بھی محدود مانی جائے۔ اور جب ان کی ہستی کی حد ہوگئی۔ تو وہ ازلی و ابدی نہ رہے۔ کیونکہ جو ازلی اور ابدی ہوتا ہے اسکی حد نہیں ہو سکتی۔

سانکھ درشن کے مصنف کپل مہرشی نے بھی محدود و لغبار کو انتیہ یعنی فانی مانا ہے۔ دیکھو سانکھ درشن ادھیائے اول سوتر ۱۲۴

"हेतुमदनित्यमव्यापि सक्रियमनेकमाश्रितं लिङ्गम्"

معنی۔ جس کی ہستی دوسرے کے اختیار میں ہو۔ متغیر یعنی جو ہمیشہ ایک سا رہنے والا نہ ہو۔ محدود جگہ میں رہنے والا۔ فاعل کی محنت کی خواہش والا۔ جو نوعیت میں ایک سے زیادہ ہو۔ وہ ہمیشہ معلول اور فانی ہوا کرتا ہے۔

اس سوتر میں مہرشی کپل نے محدود اور نوعیت میں ایک سے زیادہ اشیاء کو صاف اور صریح الفاظ میں "انتیہ" یعنی فانی مانا ہے۔ جس سے بھی پرکرتی یا پرمانو اور روح جو بھی محدود ہیں۔ اور ارواح جو نوعیت میں بے شمار ہیں۔ فانی ثابت ہوتے ہیں۔

پھر کپل مہرشی نے سانکھ درشن ۱-۷۷ میں لکھا ہے۔

"तदुत्पत्तिश्रुतेश्च"

یعنی پرکرتی (مادہ) کی پیدائش وید سے ظاہر ہے۔ یہاں وید کی پیدائش کا اقرار ہے اور چونکہ ہر ایک پیدا شدہ شے اپنی پیدائش سے پیشتر نہیں ہوا کرتی۔ اور اس کی انتہا ہوتی ہے۔ اسلئے بھی مادہ ازلی و ابدی نہیں ہو سکتا۔ دیگر نہایت توجہ کے قابل بات یہ ہے۔ کہ مادہ خود سب اشیاء کی علت مادی ہونے سے اسکی علت مادی کچھ نہیں۔ اور مادہ کی علت مادی نہ ہونے سے ثابت ہے۔ کہ خدا نے مادہ اور ارواح کو نیستی سے ہستی میں پیدا کیا۔ ہو المقصود۔

دلیل دوم

آکاش جس کو سوامی دیانند جی مہاراج محیط کل ہمہ جا موجود وغیرہ مانا ہے۔ وہ آریہ سماج کے مت میں چونکہ پرکرتی کا ایک تت یعنی مادہ کے پانچ عناصر میں سے ایک عنصر ہے۔ اسلئے وہ مادی اور مجسم ہونا چاہیئے۔ دیکھئے نیائے درشن ادھیائے ۱ سوتر ۱۲ میں آتا ہے۔

"घ्राण-रसन-चक्षुस्त्वक्श्रोत्राणीन्द्रियाणि भूतेभ्यः"

معنی۔ ناک۔ زبان۔ آنکھ۔ جلد۔ کان پانچ حواس اپنے اپنے علت عناصر سے پیدا ہوئے ہیں جو یہ ہیں۔

"पृथिव्यापस्तेजो वायुराकाशमिति भूतानि"

نیائے ادھیائے ۱ سوتر ۱۳

معنی۔ مٹی۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش یہ پانچ عناصر ہیں۔ ان ہر دو سوتروں میں نیائے درشن کے مصنف مہامنی گوتم نے کان کی حس کی علت مادی آکاش کو نہایت صحیح طور پر مانا ہے۔ چونکہ ہر ایک مادی چیز اپنی علت سے معلول اور معلول سے علت ہوا کرتی

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے ۔ (ایڈیٹر الفضل)

قادیان میں اراضی خریدنے کے خواہشمند احباب

مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں عموماً ہر وقت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین موجود رہتی ہے ۔ تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جاویں۔

اس وقت محلہ دار الرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کے قطعات موجود ہیں ۔ قیمت حسب موقعہ فی مرلہ ۶۰ ، ۷۰ اور للعہ ہے ۔ محلہ دار الفضل میں بھی زمین موجود ہے ۔ جو قادیان سے نسبتاً کچھ فاصلہ پر ہے ۔ اس کی قیمت حسب موقعہ فی مرلہ ۴۰ اور ۵۰ ہے ۔

خاکسار

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال

مقام نارووال

مولا مل ولد گنگا رام قوم برہمن ساکن پٹیاد تحصیل ظفروال مدعی

بنام

امیرا ولد سنگو قوم عیسائی ساکن بولا تحصیل ظفروال مدعا علیہ

دعویٰ ایک سو نوے روپیہ بردئے تمسک

بنام امیرا ولد سنگو قوم عیسائی ساکن بولا تحصیل ظفروال

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۱ جولائی کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ۔ آج بتاریخ ۶ ماہ جون سنہ ۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط افسر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال

مقام نارووال

ہرنام سنگھ ولد سندر سنگھ قوم جٹ ساکن جاہڑ کے تحصیل ظفروال مدعی

بنام

سوہن سنگھ ولد عطر سنگھ قوم جٹ ساکن لدھا ترگا تحصیل و ضلع گوجرانوالہ مدعا علیہ

دعویٰ دو سو اڑتالیس روپیہ بردئے تمسک

بنام سوہن سنگھ ولد عطر سنگھ قوم جٹ ساکن لدھا ترگا تحصیل و ضلع گوجرانوالہ مدعا علیہ۔

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۲۰ جولائی ۲۲ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی ۔ آج بتاریخ ۸ ماہ جون سنہ ۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط افسر عدالت

تجرید بخاری

”صحیح بخاری“ اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و نا تمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں ۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے ۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے ۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی طرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی ۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے ۔ چنانچہ علماء عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں ۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھ کر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب ۔ عاشقان کلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے ۔ حجم سوا پانچسو صفحہ ۔ قیمت ۸ر محصول ڈاک ۱۲ر

دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعرائے دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو کہ پرانے نسخہ سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے ۔ حکمت و تصوف کا دریا جس کے سننے پر وجد ہو جائے ۔ حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت ۱ء محصول ڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ :۔ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹڑہ ولی شاہ ۔ لاہور

کپڑا بننے کے سرکاری سکولوں میں داخلہ

اس انسٹیٹیوٹ میں پہلے سال کے لئے اعلیٰ جماعت اور صنعتی جماعت کا نیا داخلہ اکتوبر ۱۹۲۲ء کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ اور ایسا ہی دوسرے ڈسٹرکٹ سکولوں (۱) کرنال (۲) ملتان (۳) جلال پور جٹاں (۴) شام چوراسی میں۔

ہر جماعت کے لئے دس سے ۱۵ روپیہ تک کے دس وظائف دیئے جائینگے۔ باشندوں کے لڑکے یا باشندے صرف صنعتی جماعت کے وظائف لے سکینگے

داخلہ کی اجازت کے لئے درخواستیں ٹیکسٹائل ماسٹر کے پاس ۱۵ ؍جولائی ۱۹۲۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئیں۔

پراسپکٹس حسب ذیل پتہ پر درخواست کرنے سے مل سکتا ہے۔

ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ ہال بازار امرتسر

پیٹ کی جھاڑو

یعنی حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جوارش شکم کے واسطے بیحد مفید ہے۔ آپؑ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوئنزا میں جس مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ مع محصولڈاک

المشتہر

سید عبد اللہ عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی

مع ترمیم و اضافہ پہلے سے ڈیوڑھے حجم پر تیسری بار چھپ گئی۔ قیمت ۶؍

دوستو! مبارک ہو

(حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

ایدہ اللہ بروح القدس کی مہربانی و عنایت سے آپ کی دیرینہ خواہش بر آئی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار نادر اور بیش بہا کتابوں کے شائع کرنے کی اجازت مل گئی۔ یہ وہ کتابیں ہیں جنہیں دوست کافی سے زیادہ رقم پیش کرنے پر بھی حاصل نہ کر سکتے تھے۔ مگر اب معمولی قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔

یعنی

منن الرحمٰن قیمت ۱۲؍

فریاد درد والبلاغ قیمت ۸؍

تجلیات الٰہیہ قیمت ۱؍

ترغیب المومنین قیمت ۳؍

یہ وہ کتابیں ہیں جو ہماری یا کسی اور کی تعریف کی محتاج نہیں۔ کیونکہ یہ خدا کے فرستادہ سلطان القلم کی تصنیف ہیں۔ اس لئے ہم اس سادہ اعلان پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ خواہشمند احباب اس علمی ذخیرہ کو جس کے وہ مدت مدید سے خواہاں تھے جلد سے جلد منگوا لینگے۔ لیکن جن دوستوں کی درخواستیں پہلے آئینگی انہی کی ہم تعمیل کرینگے۔ کیونکہ ان کتابوں کی تعداد تھوڑی ہے۔

درخواستیں آنے کا پتہ

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت

قادیان

تریاق چشم کے متعلق تازہ سرٹیفکیٹ

اخی فی اللہ جناب مرزا حاکم بیگ صاحب سلمہ ربہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ

الفضل ۲۲/۴/۱۷ دیکھ کر مجھکو آپ کا تریاق چشم منگوانے کی تحریک ہوئی تھی۔ میری آنکھیں دکھتی تھیں اس کے اجابت پر مجھکو تو صرف تین دفعہ ہی کے استعمال سے کلی آرام ہو گیا تھا۔ پھر جب سے میں اسکو اپنے گاؤں میں ہر ایک قسم کے مریض چشم کو استعمال کرا رہا ہوں شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک کے واسطے حد درجہ مفید اور بے ضرر پایا ہے۔ واقعی یہ صحیح معنوں میں تریاق چشم ہے۔ ہاں ننھانی دودھ پیتے بچے اور بڑے ہر عمر کے تڑپتے ہوئے (کوئی) ککروں کی تکلیف سے اور کوئی آنکھوں کے ابل جانے اور بے طرح سرخ ہو جانے کے درد سے) آتے ہیں اور فوراً تسکین لیکر صرف پہلی سلائی سے جاتے ہیں۔ ایسے بچے بھی آئے ہیں۔ کہ نہ خود سوئے ہیں اور نہ ماں کو سونے دیا ہے ماں نے پھر پھر کر رات بسر کی ہے۔ اور بڑے بھی کہ جو تڑپتے ہیں اور نہ لیٹے آرام آتا ہے۔ اور نہ بیٹھے اور بیتاب ہوکر پھرتے ہیں۔ مگر سبحان اللہ ایک ہی دفعہ کے لگانے سے آرام کی نیند سوئے ہیں۔ علاوہ ازیں میں نے ایک پاس کے گاؤں کے مدرس صاحب کو بھی تھوڑا سا لوگوں میں استعمال کے واسطے دیا تھا۔ ان کے گھر میں بھی ککروں کی دیرینہ شکایت تھی۔ انہوں نے مجھ کو لکھا بھی تھا۔ اور کل زبانی بھی کہا ہے کہ یہ تریاق چشم کافی دوا ہے۔ ہر ایک مرض چشم پر اکسیر کا حکم رکھتی ہے جسکو بھی دی ہے۔ فوری فائدہ ہوا ہے اور پھر انہوں نے التجا کی ہے کہ مجھکو منگوا دو۔ آپ اس کی بہت بہت اشاعت کریں ہر ایک اخبار میں اشتہار دینے کی اللہ تعالیٰ آپکو توفیق دیوے۔ اور پھر کثیر حصہ مخلوق کا آپکے ذریعہ سے آرام پاوے۔ آمین ثم آمین۔ یہاں تو ہر ایک شخص خواہش کرتا ہے کہ میرے گھر میں یہ تریاق موجود رہے۔ مگر ناداری نے لوگوں کا قافیہ تنگ کر رکھا ہوا ہے تاہم کئی ایسے ہیں جو منگوانے کو تیار ہیں۔ میں آرڈر بھیجنے کو تھا جو الفضل ۲۲/۵/۲۵ میں پڑھکر افسوس ہوا کہ آپکی پاس تریاق چشم ختم ہے اور آپ بنانے کی فکر میں ہیں۔ لہٰذا دریافت حال ضروری ہے کہ کب تک طیار ہوگا۔ اگر میں قیمت پیشگی وصول کرکے بھیجوں تو کتنے عرصہ میں طیار ہو سکیگا۔ اغلباً دو تین تولہ کا آرڈر تو ضرور بھیجوں گا۔ والسلام

خاکسار:۔ اصغر علی احمدی ہیڈ کلرک محکمہ نہر (رخصتی)

بچھرالہ براستہ وار برٹن۔ ضلع شیخوپورہ ۲۲/۶/۶

تریاق چشم بانجر دیہ تولہ ہے:۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم

گجرات گڑھی شاہدولہ صاحب

ہندوستان کی خبریں

سمندر میں غرق شدہ انجن نکال لیا گیا

مدراس۔ ۹ر جون۔ حکام پورٹ ٹرسٹ اس صندوق کی برآمدگی میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جس کے اندر مدراس کی الیکٹرک کارپوریشن کا انجن تھا۔ اور جو جہاز پر سے اتارتے وقت سمندر میں گر گیا تھا۔ انجن ۵ لاکھ روپے کا تھا۔

ریلوے یونین میں گڑبڑ

وکیل کا نامہ نگار راوی ہے کہ ریلوے ملازمین میں یہ خبر خوب مشہور ہے۔ کہ یونین تباہ ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر ایم اے خاں سے ایگزیکٹو کمیٹی نے بعض مالی معاملات میں جواب طلب کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یونین کا کئی ہزار روپیہ مسٹر خاں کے ذمہ ہے۔ اس لئے کمیٹی نے ان کو ۱۱ر جون تک اپنا حساب صاف کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ مگر انہوں نے موقعہ کو ٹالنے کے لئے شاید یونین کے دفتر میں تالے لگوا دئیے ہیں۔

مال مسروقہ اکالی کے گھر سے برآمد نہ ہوا تھا

شملہ ۹ر جون حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے پچھلے دنوں یہ اعلان ہوا تھا۔ مسروقہ ہتھیار کارتوس اور دیگر اشیاء ضلع منٹگمری کے کسی اکالی جتھا کے سکرٹری کے گھر سے برآمد ہوئے تھے۔ اب حکومت نے حتمی طور پر معلوم کر لیا ہے۔ کہ بیان غلط فہمی پر مبنی تھا۔ اشیاء مسروقہ ایک اور شخص کے گھر سے برآمد ہوئے تھے جس کا نام وہی تھا۔ لیکن وہ اکالی جتھے سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا۔ اس غلط اطلاع کے شائع ہونے پر اظہار تاسف کیا گیا۔

سکھ پولیٹیکل کانفرنس کا پہلا اجلاس

۲۳-۲۴-۲۵ر جون کو سردار مہتاب سنگھ ناظم شرومنی گردوارہ پربندھک کمیٹی کے زیر اہتمام سکھ پولیٹیکل کانفرنس کا پہلا اجلاس ہوگا۔

اخبار بندے ماترم پر دعوے

سنا جاتا ہے کہ مسٹر اڈ کیبوی صاحب ڈپٹی کمشنر سرگودہا سابق قائم مقام ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے ایک دعویٰ اور کپتان پولیس لاہور کی طرف سے دوسرا دعویٰ اخبار بندے ماترم لاہور پر اس بنا پر دائر کرنا تجویز کیا گیا ہے۔ کہ اخبار مذکور نے ان دونوں افسروں کے خلاف اپنے کالموں میں کچھ لکھا ہے۔

پنڈت مالوی اور پنڈت نہرو کو اپنے بیٹوں سے ملنے کی اجازت نہیں ملی

لکھنؤ ۔۹ر جون۔ پنڈت مدن موہن مالوی نے اپنے بیٹے اور بھتیجے اور پنڈت موتی لال نہرو نے اپنے بیٹے سے جو لکھنؤ سنٹرل جیل میں قید ہیں ملنے کی خواہش کی۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل نے مالوی جی کو گفتگو نہ کرنے کی شرط پر ملنے کی اجازت دی جسے انہوں نے منظور نہ کیا۔ اور پنڈت نہرو کو اجازت نہ دی گئی۔

درزی قانون کی تباہ کاری

معلوم ہوا ہے۔ کہ خلافت درزی قانون کی تباہ کاری کے معائنہ کے لئے جو وفد ملک بھر میں دورہ کرے گا۔ اس میں پنڈت موتی لال نہرو لالہ ذنی چند اور حکیم اجمل خاں بھی شامل ہوں گے۔

ہندوستان کے انگورہ کو نو ہزار پونڈ

بمبئی ۱۰ر جون۔ ۸۴ ہزار پونڈ کی رقم جو انگورہ بھیجی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ چھ ہزار پونڈ کی ایک اور قسط نیدرلینڈ بنک کے ذریعہ بھیجی گئی ہے۔ گویا نوے ہزار پونڈ اب تک انگورہ بھیجے جا چکے ہیں۔

مہم ماؤنٹ ایورسٹ کی چڑہائی

کلکتہ ۱۰ر جون۔ ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑہنے والے ۲۶۸۰۰ فٹ کی بلندی تک چڑھ گئے ہیں۔ چوٹی کی اونچائی ۲۲۰۰ فٹ باقی رہ گئی ہے۔ مہم اسوقت ایسے مقام پر پہونچی ہے جہاں تک دنیا کے کسی بھی شخص نے اب تک چڑہائی نہیں کی۔ مہم آگے قدم بڑھا رہی جاتی ہے۔ ان میں سے تین آدمی کام سے ناکارہ ہو گئے تھے۔ مگر وہ صحت یاب ہو رہے ہیں۔

تحقیقات ترکی مظالم کی نسبت ہندوستان کا مطالبہ

لکھنؤ۔ ۱۰ر جون گزشتہ شام خلافت کمیٹی کے اہتمام میں زیر صدارت پنڈت موتی لال نہرو ایک عام جلسہ ہوا۔ جلسہ میں قرار دیا گیا۔ کہ مفروضہ ترکی مظالم کی نسبت مسٹر چیمبرلین کا بیان برطانیہ عظمیٰ کی مخالف اسلام پالیسی پر مبنی ہے۔ مطالبہ کیا گیا کہ سمرنا میں یونانیوں کے مظالم کے متعلق بین الاقوامی کمشن نے جو رپورٹ لکھی ہے۔ اس کو شائع کیا جائے۔ اور یہ قرار دیا گیا کہ مظالم کی تحقیقات کی کمیٹی میں جب تک آزاد مسلمان سلطنتوں اور مرکزی خلافت کمیٹی کے نمایندوں کو شامل نہ کیا جائیگا۔ ہندوستان کا اطمینان نہ ہوگا۔

لکھنؤ پولیٹیکل کانفرنس کے ریزولیوشن

لکھنؤ۔ ۱۰ر جون۔ لکھنؤ پولیٹیکل کانفرنس کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن میں مزارعان کو جور و ظلم کے مقابلہ میں بائے ثبات کو قائم رکھنے اور بلا تشدد رہنے پر مبارکباد دی گئی۔ دوسرے ریزولیوشن میں تارکان موالات پر زور ڈالا گیا۔ کہ میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں جائیں۔

احمد آباد کے نواحی مواضع میں ڈاکے

احمد آباد۔ ۹ر جون۔ احمد آباد کے نواحی مواضع سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں متعدد ڈاکے پڑے ہیں۔

میسور میں ۵۶ لاکھ کا خسارہ

میسور۔ ۹ر جون۔ دیوان بہادر نے دربار ہال میں نیابتی مجلس کے روبرو بجٹ پیش کیا۔ مالیات کے بیان میں بتایا گیا ہے کہ آئندہ سال ۵۶ لاکھ کا خسارہ رہیگا۔

ایک موپلا لیڈر کی گرفتاری

کوچین۔ ۹ر جون۔ باغیوں کا سرغنہ انکھن جس نے بذات موپلا میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ جبکہ وہ کالوٹی (برطانی کوچین) کی جامع مسجد میں چھپا ہوا تھا گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے کئی ڈاکے ڈالے ہیں۔ اور کئی قتل کئے ہیں۔

غیر ممالک کی خبریں

ایران میں خانہ جنگی شملہ - ۸ رجون - طہران سے مرسلہ اطلاعات مورخہ ۶ رجون ایران کی افسوسناک حالت کا اظہار کرتی ہیں - کردوں نے [illegible] کے جنوب میں مقام میاندوآب پر قبضہ جما لیا ہے - اور اسی نواح میں مقام مراغہ بھی ان کے نرغہ میں گرفتار ہے۔ بحیرہ کیسپین کے مشرقی کنارے سے استر آباد میں ترکمان مشکلات میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور کرمان شاہ کے جنوب میں مرد جرد کے نزدیک اورنامی قبیلے اور اردبیل کے قریب شہسوان اودھم مچا رہے ہیں۔ گیلان اور قاشغتی میں مزید مشکلات پیدا ہونے والی ہیں۔ یہاں کے لوگ آپس میں لڑ رہے ہیں۔

روس اور جرمنی کے تعلقات لندن - ۶ رجون - ماسکو کا پیغام مظہر ہے - کہ جرمنی قونصل خانہ کے رکن اور تجارتی نمایندگان کی ایک جماعت پیٹروگراڈ میں پہنچ گئی ہے۔ [illegible] روس کے صنعتی اور زراعتی انتظامات میں ہاتھ بٹانا شروع کر دیا ہے۔

کیا برطانیہ عراق چھوڑ دیگا؟ پیرس - ۱۰ رجون - جارنل ڈیس لیٹس ایکٹویل مضمون کو اہمیت دیتا ہے جو عراق عرب کی حکمبرداری سے دست کش ہونے والا ہے - اور حکومت عراق سے جداگانہ معاہدہ کرنے والا ہے - جو دو قوموں کے مابین مساوات پر مبنی ہوگا - جس کے تحت برطانیہ دست برداری کے دوران میں پہونچے ہوئے نقصانات کی تلافی کرے گا۔

ولایت میں ایک ایڈیٹر کی قدر و منزلت لندن کے نامور اخبار "ایوننگ نیوز" کے ایڈیٹر مسٹر ایونز کو ۲۸ سالہ خدمات کے بعد سبکدوش ہونے پر دس ہزار پونڈ (ڈیڑھ لاکھ روپیہ) کا عطیہ دیا گیا - سبکدوش ہونے کے بعد پہلے دس سال اڑہائی ہزار پونڈ سالانہ اور اس کے بعد ایک ہزار پونڈ سالانہ پنشن منظور کی گئی۔

مسٹر لینن کی علالت لندن - ۱۰ رجون - ماسکو کا ایک پیغام مظہر ہے کہ سرکاری طور پر اطلاع دی گئی ہے کہ مسٹر لینن کو درد شکم کا مرض تھا اور حالت بہت نازک ہو گئی تھی - لیکن اب رو بصحت ہیں۔

مہاراجہ بیکانیر پر ایک نئے مرض کا حملہ لندن - ۹ رجون - نامہ نگار "ڈیلی اکسپریس" پیرس سے اطلاع دیتا ہے کہ مہاراجہ بیکانیر ایک عجیب مرض کے علاج کے لئے انگلستان جا رہے ہیں۔ یہ مرض دودھ میں جراثیم کی وجہ سے رونما ہوا ہے۔ اب تک کئی مرتبہ آپ کے خون کا طبی معائنہ ہوا ہے لیکن تشخیص مرض میں ناکامی ہوئی - آخر بمبئی میں پھر معائنہ کیا گیا اور اس مرض کا راز کھل گیا۔

ابن سعود اور فرانس کے خفیہ معاہدہ کی تردید پیرس - ۱۰ رجون - وزارت خارجہ نے باضابطہ اس بے بنیاد خبر کی تردید کی ہے - کہ فرانس نے مخفی طور پر ابن سعود کے ساتھ برطانیہ اور اس کے حلیف شاہ فیصل اور شاہ حسین کے خلاف کوئی معاہدہ کر لیا ہے۔

پرتگالی ہوا باز پرتگالی ہوا باز نے حال ہی میں بحر ظلمات کو بغیر کسی حادثے کے عبور کر لیا ہے۔

ولایت میں پانی کی قلت لندن - ۹ رجون - لگاتار خشک موسم کی وجہ سے کسانوں کو خصوصاً اور دیگر لوگوں کو عموماً تشویش ہو رہی ہے دریائے ٹیمز کی طغیانی معمول سے آدھی بھی نہیں۔

روس میں مردم خوری امریکن ریلیف مشن کے جن ڈاکٹروں نے روس کی قحط زدہ آبادی کا مطالعہ کیا ہے - ان کا بیان ہے کہ وہاں حالات بدتر ہوتے جاتے ہیں - خاصکر جنوبی اور کریمیا میں لوگوں کو مردم خوری کی عادت پڑ گئی ہے۔

ولایت میں بنک لٹ گیا لندن - ۱۰ رجون - کل منسٹر اور لینسٹر بنک کی شاخ واقعہ ارکلو میں مسلح آدمی گھس گئے - اور عملہ والوں کو روک لیا - جس قدر نقد روپیہ مل سکا سب قابو کر لیا - اس اثنا میں اسوسولس کی ایک جماعت بنک کے اردگرد جمع ہو گئی - اس نے حملہ آوروں کو گرفتار کر لیا - اور ڈبلن پہنچا دیا - ان کا مقدمہ ڈبل ابرین کی عدالت کے سامنے پیش کیا ہے۔

حکومت انگورہ کا احتجاج قسطنطنیہ - ۹ رجون - انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ وزیر خارجہ عزت پاشا نے اتحادیوں کے ہائی کمشنروں سے سمسون پر یونانی گولہ باری کے خلاف احتجاج کیا ہے - جس میں کئی مواقع پر آگ لگی اور متعدد انسانوں کی جانیں تلف ہوئیں - یونانیوں نے جنگ کے اقرارنامہ کے مطابق تمام قسم کے سامان جنگ کو تلف کر دینے کے لیے صرف ایک گھنٹہ کا انتباہ دیا۔

ترکی مظالم کی تحقیقات لندن - ۹ رجون - لارڈ بالفور نے ڈاکٹر مارک وارڈ سے وزارت خارجہ میں ملاقات کی ڈاکٹر وارڈ امریکن ریلیف ہاسپٹل کو ریٹ کے تین سال حاکم رہے تھے - ڈاکٹر موصوف نے رویٹر کے نمائندہ سے بیان کیا تھا - ایشیائے کوچک میں ترکوں کے (مفروضہ) مظالم کی [illegible] جلد تحقیقات کرنی چاہئیے۔

البانیہ کے وزیر خارجہ کا استعفٰے مسٹر طان لوئی البانیہ کے وزیر خارجہ نے استعفا دیدیا ہے۔

شہزادہ ویلز کی واپسی لندن - ۷ رجون - شہزادہ کی واپسی پر ان کے استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں - ڈیوک آف یارک شہزادے کے استقبال کے لئے ۲۰ رجون کو پلیموتھ جائیں گے ۲۱ رجون کو ملک معظم اور ملکہ معظمہ اور دیگر ممبران خاندان شاہی وزیر اعظم اور دیگر وزرائے پاڈنگٹن پر شہزادہ کا استقبال کرینگے - جہاں سے وہ بکنگھم محل کو روانہ ہو جائینگے۔

جرمنی کو قرضہ دینے کی تجویز لندن - ۷ رجون - کمیشن تاوان نے کثرت رائے سے اس امر کی تائید کی کہ مہاجنوں کی کمیٹی کے اختیارات کو وسیع کر دیا جائے - مگر فرانس نے اس توسیع کی مخالفت کی [illegible] معاہدہ ورسیلز کے موجب تاوان کے کچھ حصہ کو منسوخ کرنے کے لئے متفقہ ووٹوں کی ضرورت تھی - لہذا تاوان جنگ کی کمیٹی اب تک

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر [illegible] پریس قادیان میں [illegible] مالکان کیلئے شائع ہوا)